Lesson # 85

Surah Al-An'am (128-140)

Root Words

- یحشر ← ع - ش - ر ← دس [عشیرہ ← خاندان کے کُل افراد کو کہتے ہیں جو باپ کی طرف سے ہو]

* معشر ← جماعت کے کُل افراد جن کا مقصد ایک ہوتا ہے۔ جن میں آپس میں موافقت (ملنے جلنے والے لوگ) پائی جاتی ہے۔ عشر ← زمین پر زکوٰۃ

- استمتع ← م - ت - ع ← فائدہ اُٹھانا
- غرتہم ← غ - ر - ر ← غرور - دھوکہ ← خود کو
- مھلك ← ھ - ل - ك ← ہلاک ہونا
- القریٰ ← ق - ر - ی ← بستی
- آخرین ← دوسرا (آخر ← آخری)
- معجزین ← ع - ج - ز ← کسی کو عاجز کر دینا (معجزہ)
- ذرأ ← پیدا کرنا
- ظہر ← سورج پیٹھ پھیر لیتا ہے
- وصفہم ← و - ص - ف ← اِدھر اُدھر کی باتیں کرنا - اُس کا وصف

Tafseer

(128)

128 - 132 میں اللہ رب العزت یہ پیغام دے رہے ہیں کہ ابلیس کی ذریت بڑی چالاک ہے اور ذریت آدم بڑی سادہ ہے۔ یہاں پر قیامت کے دن کا ذکر کیا جا رہا ہے جب اللہ سب کو جمع کریں گا۔ جنوں، انسانوں سب کو۔ اے جماعت جن! تم نے انسان کو خوب دھوکہ دیا۔ ان کو خوب استعمال کیا۔

★(سورۃ بنی اسرائیل : ۶۱)

"بھلا یہ ہے وہ جس کو تم نے مجھ پر فضیلت دی اگر تو (اللہ) نے مجھے قیامت تک کیلئے مہلت دی تو میں اس کی ساری ذریت کو جڑ کر جاؤں گا۔ صرف تھوڑے ہی مجھ سے بچ کر رہے گے۔"

★(سورۃ الاعراف : آیت ۱۶، ۱۷)

"کہ میں تیری سیدھی راہ پر ان کی گھات میں بیٹھوں گا۔ پھر میں ان کے آگے سے پیچھے سے، ان کی دائیں سے بائیں سے، ان کی راہ پر آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں پائے گا۔"

ابلیس نے جو challenge کیا تھا اب اللہ ان کو قیامت کے دن کہے گا کہ تم نے خوب اپنا challenge پورا کیا، خوب بنی آدم کو تم نے گمراہ کیا، خوب ان کو بے وقوف بنایا۔ اور جو شیطان ان کے پیروکار تھے انسانوں میں سے وہ کہے گے اے ہمارے رب! ہم نے خوب ایک دوسرے کا فائدہ اٹھایا، خوب ایک دوسرے کو دھوکہ دیا۔ اے رب العزت! جو تو نے ہمارے لیے وقت مقرر کیا تھا وہ آ پہنچا ہے۔ عرب جاہلیت میں جنوں کو بہت اہمیت دی جاتی تھی۔ ان کی مذہبی، سماجی زندگی میں جنوں کو بہت اہمیت حاصل تھی **سورۃ الجن** میں بھی اس کی تفصیل ملتی ہے۔ یہ لوگ جنوں سے پناہ مانگتے تھے۔ ان کا belief تھا جنوں پر۔ **سورۃ الرحمن** میں بھی جن و انس کا ذکر ہے۔ **سورۃ الاحقاف** میں بھی پوچھا گیا ہے جنوں سے کیا تم دین اسلام قبول کرتے ہو؟

اب وہ اللہ سے کہہ رہے ہیں کہ وہ مقررہ مدت آ پہنچی ہے جو تم نے ہم کو دی تھی۔ اللہ فرمائے گا کہ اب تمہارا ٹھکانہ آگ ہے جس میں ہمیشہ رہو گے۔ پھر یہ کہ اللہ تمہیں

نکالتا جاتا ہے۔ مطلب اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ وہ علم و آگہی کی بنیاد پر سزا و جزا دے گا۔ قیامت کا آنا بھی اللہ کی حکمت کا تقاضا ہے۔ وہ حکمت والا خبردار ہے۔

(129)

اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ان کے ان عملوں کی وجہ سے ہم آخرت میں بھی ان کو ایک دوسرے کے ساتھی بنا دیں گے۔

* تولی ← ولی ① ملا دینا۔ قریب کر دینا
② مسلط کر دینا

شیطان انسان پر مسلط ہو گیا۔ اس کے دل کے وسوسے میں ڈال دیئے۔ یہ لوگ دوست بن گئے برائی میں آپس میں۔

A man is known by the company he keeps.

جس طرح یہ لوگ دنیا میں ساتھ تھے اسی طرح آخرت میں بھی ساتھ ہونگے۔ ایک ظالم دوسرے ظالم کا ساتھ دیتا ہے اسی طرح سزا بھی دونوں کو ملے گی۔

* حدیث : رسول ﷺ نے فرمایا

"جیسے تم ہونگے ویسے ہی حکام تمہارے (پر مسلط) ہونگے۔ تم ظالم و بدکار ہونگے تمہارے حاکم بھی ظالم و بدکار ہونگے اور اگر تم نیک ہونگے تو تمہارے حاکم بھی نیک ہونگے"۔

← آیت سے پتا چلتا ہے (کہ)

"جو شخص کسی ظالم کی اس کے ظلم میں مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسی ظالم کو اس کے ستانے کے لیے اس پر مسلط کر دیتا ہے اور اسی کے ہاتھ سے اس کو سزا دلواتا ہے"

* حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

"جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کا بھلا چاہتا ہے تو ان پر بہترین

لوگ مسلط کر دیتے ہیں اور جب کسی قوم کا برا چاہتے ہیں تو
اُن پر بدترین لوگ مسلط کر دیتے ہیں!!
دنیا میں ان کا ساتھ برا تھا تو آخرت میں بھی ظالموں
کو ایک دوسرے کا ساتھی بنا دیں گے اسی کام (اعمال) کی وجہ سے جو
وہ دنیا میں کر رہے ہیں۔

(130)

یہاں پر اللہ تعالیٰ سوال کر رہے ہیں کہ بتاؤ اے جنوں
اور انسانوں کی جماعت کیا میں نے تمہارے پاس تمہی میں سے
رسول نہیں بھیجے تھے۔ انسانوں کے اندر انسانوں میں سے، جنوں
کے اندر جنوں میں سے رسول بھیجے۔ رسول ہمارے آخری پیغمبر
ہیں جو جن وانس دونوں کی طرف بھیجے گئے ہیں (الرحمٰن)۔ کچھ لوگ اس بات
پر یقین نہیں کرتے کہ جنوں میں بھی رسول بھیجے گئے تو ہم
یہ آیت رسل منکم ان کیلئے دلیل ہے۔
فرمایا جا رہا ہے کیا میں نے رسول نہیں بھیجے جو تمہیں میری
آیات پڑھ کر سناتے تھے اور ڈراتے تھے تمہیں آج کے دن کی
ملاقات سے۔ کہ قیامت آئے گی اور تم دنیا میں ہمیشہ نہیں رہو
گے۔ اے جو جنوں اور انسانوں کے گروہوں کے وہ لوگ جنہوں نے
غلط کام کیے ہونگے وہ گواہی دیں گے اپنے نفسوں کے خلاف
(کہ ہم اقرار کرتے ہیں رسول یہ رسول ہماری طرف آئے لیکن
ہم نے نہیں مانا۔ اللہ تعالیٰ یہ سوال اس لیے کر رہے ہیں کہ
بتاؤ تمہاری طرف کیا کوئی رسول ہی نہیں آیا تھا۔ تمہیں
پتا ہی نہیں چلا تھا کہ حق کیا تھا باطل کیا تھا۔ عذر پیش
کرو)۔ وہ گواہی دے گے ہم نے سنا سب کچھ لیکن ہم نے اپنے کان
بند کر لیے۔ اپنے دل عمل کیلئے بند کر لیے۔ ہم آخرت کو بھول

گئے تھے۔ انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ جب شرح صدر نہیں ملتا تو وہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ وہ خود اپنے خلاف گواہی دے گے کہ وہ کافر تھے انہوں نے رسولوں کی بات کا انکار کیا۔ وہ آخرت کا انکار کرتے تھے۔

(131)

اللہ تعالیٰ کہتا ہے یہ ہے وجہ کہ وہ کیوں اپنے خلاف گواہی دے گے۔ کل کو وہ یہ نہ کہے کہ ہمیں تو پتا ہی نہیں تھا، نہ کوئی رسول بھیجے، نہ کوئی راستہ بتایا۔ اس لیے اللہ پہلے حجت تمام کرتا ہے پھر سزا دیتا ہے تاکہ وہاں کے رہنے والے اس ظلم (سزا) سے بے خبر نہ ہو۔ تمہارا پروردگار نہیں ہلاک کرنے والا بستی کو کہ وہاں کے رہنے والے اُس سے بے خبر ہو۔ اپنے اپنی برے عملوں کی وجہ سے وہ لوگ خود کے خلاف گواہی دے گے۔

(132)

ہر شخص کا درجہ اس کے عمل کے مطابق ہے۔ اور تمہارا پروردگار تمہارے عملوں سے بے خبر نہیں ہے۔ دوزخ اور جنت کے درجات لوگ اپنے عملوں کے مطابق طے کرتے گے۔

* سورۃ الملک : آیت 9-11

"الاما القی فوج سالھم خزنتھا---"

جیسے عمل ہونگے ویسے ہی درجات ملے گے۔

(133)

اور تمہارا رب اپنی رحمت سے بے نیاز ہے۔ اگر تم گناہ گار ہوتے ہو تو اُس کو کوئی نقصان نہیں ہے۔ اگر تم نیکی اختیار کرتے ہو تو اللہ کا اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اللہ کو کوئی

غرض یا مفاد نہیں ہے کہ تم اچھے بن جاؤ۔ تمہارا اپنا ہی فائدہ
ہے۔ اس نے جو تمہیں ہدایت دی ہے، تمہیں بتایا ہے کہ سیدھے
راستے پر چلو یہ تو اس کی رحمت ہے تاکہ تم عذاب سے بچو۔
دوسرا **رحمت** کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمہارے گناہوں پر تمہیں
فوراً سزا نہیں دیتا۔ تمہیں معاف کرتا جاتا ہے۔ ورنہ تمہارے
گناہ اتنے ہیں کہ وہ فوراً تمہیں سزا دے کر مار دیتا۔ اس کو
کوئی ضرر نہیں آتا تمہیں سزا کر۔ لوگوں پہ اللہ کی رحمت
ہے کہ وہ تمہیں اتنے گناہوں کے بعد بھی سزا نہیں دیتا اگر وہ چاہے
گا تو تمہیں ہٹا کر کوئی اور لے آئے اور اس کو جانشین بنا دے
بالکل اسی طرح جس طرح تمہیں کچھ اور لوگوں کی نسل سے
اٹھایا ہے۔ یہاں پر **قریش مکہ** کو براہ راست دھمکی دی جا رہی
ہے۔ اتمام حجت کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ جس طرح پہلی قوموں
کو ہٹا کر تمہیں لایا ہے اسی طرح تمہیں ہٹا کر کسی اور قوم کو
بھی اس جگہ لا سکتا ہے۔ یہ اللہ کا احسان ہے ہم پر۔ ہمیں
مغرور نہیں ہونا چاہیے کہ ہم آل محمد ﷺ سے ہیں اور عمل نہ کریں

(134)

جو تم سے وعدے کیے جا رہے ہیں وہ آنے والے ہیں مراد
قیامت کہ وہ آنے والی ہے۔ اور تم اللہ رب العزت کو
عاجز نہیں کر سکتے۔ کہ اللہ تمہیں پکڑ نہ سکے، سزا نہ دے سکے۔
قیامت والے دن دوبارہ اٹھا کر زندہ نہ کر سکے۔ تم اللہ
کو عاجز نہیں کر سکتے۔

(135)

آپ ﷺ کہہ دیجیے اے میری قوم تم اپنی جگہ عمل کرو یعنی
تم نے جو کرنا ہے کرو میں بھی اپنی جگہ عمل کر رہا ہوں۔

اگر آج تم بدلتے نہیں ہو، اچھے مسلمان نہیں بنتے ہو تو مجھے (آپ ﷺ) اس کی کوئی پرواہ نہیں کل کو جب قیامت ہو گی تو سارے معاملات وہاں پیش ہوں گے اور اللہ پھر فیصلہ کریں گا۔ پھر عنقریب تمہیں پتا چل جائے گا کہ انجام کس کے ہاتھ میں ہے۔ **عاقبت** کس کی ہے (نیک انجام کس کا ہے، برا انجام کس کا ہے۔) عاقبت کا گھر کس کو ملنے والا ہے

★ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فاصبر ان العاقبۃ للمتقین"

"صبر کیجئے متقین کیلئے ہی عاقبت ہے"

★ سورۃ طٰہٰ

"والعاقبۃ للتقوی"

"متقین کیلئے کامیابی کا انجام ہے۔"

الدار سے مراد آخرت کا گھر ہے کہ کس کو جہنم ملے گی اور کس کو جنت۔ اور بے شک آخرت میں ظالم کامیاب نہیں ہوں گے ظالم فلاح نہیں پائے گے۔

(136)

آیت 136 - 140 میں مشرکین کی بدعتیں بیان کی گئی ہیں۔ بنا لیا لوگوں نے اللہ کی ہی پیدا کی ہوئی چیزوں سے حصہ (چیزیں کھیتیاں۔ مویشی) اپنے زعم اور گمان کی وجہ سے کہتے ہیں یہ حصہ تو اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور یہ ہمارے شریکوں کیلئے۔ انہوں نے اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں میں اپنے شریکوں کیلئے حصہ بنا لیا۔ وہ مانتے تھے خالق اللہ ہے (اللہ مما ذرا) اور اللہ کی وجہ سے چیزیں مل رہی ہیں۔ وہ سمجھتے تھے ہمارے دیوی، دیوتوں کی وجہ سے اللہ ہم پر

مہربان ہے۔ یہ لوگ دو حصے بناتے تھے اپنی کھیتیوں اور مویشیوں کا۔ ایک اپنے معبودوں کا اور ایک اللہ کا۔ مطلب دیتا اللہ تھا اور وہ اپنے معبودوں کو دیتے تھے۔ یہ لوگ اللہ سے مذاق کرتے تھے اگر اللہ کا حصہ نیچے گر گیا تھوڑا سا تو اسے بھی اٹھا کر اپنے معبودوں کو ڈال دیتے تھے اور اگر کوئی قحط آ جاتا تھا تو بھی صرف اپنے معبودوں کو دیتے تھے کہ اللہ کے پاس تو کوئی کمی نہیں ہے۔ اور یہ حکم ہو کر کیسا برا فیصلہ کرتے ہیں۔

(137)

دوسری اُن کی بدعت / گناہ یہ تھا کہ وہ اپنی اولاد کا قتل کرتے تھے۔ شرک کرنے والوں کیلئے خوبصورت بنا دیا گیا اُن کی اولاد کا قتل

*زین لکثیر من المشرکین:

مفسرین کہتے ہیں کہ یہ دوسرے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یہاں مراد وہ ہے وہ شیطان اور انسان جنہوں نے قتل اولاد کو ان لوگوں کی نگاہ میں جائز اور پسندیدہ کام بنا دیا۔

مطلب جو جن و انس کے دوست تھے اُن لوگوں نے قتل اولاد کو خوبصورت بنا دیا۔ اس زمانے میں اولاد کو اس لیے قتل کیا جاتا تھا:

① بیٹیاں ہوں وہ پسند نہیں کرتے تھے۔ بعد میں داماد ہو تو اُن کا شملہ نیچا ہو گا۔ اس لیے قتل کر دیتے تھے بیٹیوں کو۔

② وہ اللہ پر توکل نہیں کرتے تھے وہ اپنی اولاد کو مار دیتے تھے خواہ بیٹا ہو یا بیٹی خرچ کی وجہ سے۔ خرچ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

(3) بتوں کے نام پر منت مانگ لیتے تھے۔ کہ فلاں نمبر والا بیٹا
بُت کے نام پر دوں گا۔
آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے بھی یہ منت مانگی تھی کہ
اگر میرے 12 بیٹے ہوئے تو 12 نمبر والے بیٹے کو بت کے نام
پر دے دوں گا۔ جب قرعہ ڈالا تو ہر قرعے میں عبداللہ
(جو آپ ﷺ کے والد تھے) کا نام نکلا۔ پھر ہر قرعے کے ساتھ اونٹ
بڑھاتے رہے۔ پھر **100** اونٹ کی دیت دی عبدالمطلب
نے اور پھر اپنے بیٹے کو ذبح نہ کیا۔
آج اُمتِ مسلمہ بھی یہی کرتی ہے۔ اپنی اولاد کا قتل۔
یہ جو شریک تھے جن و انس کے انہوں نے مزین کر دیا قتل
اولاد تاکہ:

* ان کو ہلاکت میں مبتلا کر دیں۔ اپنی اولاد کو قتل کرنے سے
انسان سخت ہو جاتا ہے۔ یہ **اخلاقی** ہلاکت ہے۔
* **قومی ہلاکت۔** اولاد قتل ہو جائے گی تو آبادی گھٹ جائے گی۔
جنگ عظیم اول و دوم میں انگریزوں کو اس بات کا اندازہ
ہوا کہ اولاد کو قتل کرنے کی وجہ سے ان کی قوم ہی کم ہو گئی تھی۔
* **انجامی ہلاکت۔** جس نے اپنی اولاد سے دشمنی کی وہ اللہ
کے شدید عذاب کا مستحق ہو گیا۔

اور ان کے دین کو گڈمڈ کر دیا۔ ابراہیمؑ نے جو دین
پیش کیا تھا وہ یہ نہیں تھا کیونکہ انہوں نے خود سے ہی
اس میں بہت سی changes کر لی۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا
ہے کہ ان کے دین اور دنیا دونوں کی بربادی ہو گئی
اور میراث میں جو دین ملا تھا وہ ان کے شریکوں
نے تجتبہ کر دیا اور دنیا اور آخرت بھی گئی۔

CamScanner

* معیشت ← choice آپ کو دے دی جائے۔
* رضا ← اللہ چاہتا ہے کہ سارے مسلمان ہو جائے۔ سارے فرمانبردار ہو جائے۔

(قتل اولاد، دین میں تبدیلی)

اور اگر اللہ چاہتا تو یہ ایسا نہ کر سکتے بس ان کو چھوڑ دیجیے جو یہ کر رہے ہیں۔ یہ اللہ کی معیشت نہیں ہے۔ زبردستی نہیں ہے۔ اللہ کی معیشت اور رضا میں فرق ہے۔ اللہ نے انسان کو خود مختار بنایا ہے اس کو عقل بھی دی اب وہ جو مرضی کریں۔ اللہ زبردستی نہیں کرتا۔ بس آپ بھی چھوڑ دے ان لوگوں کو جو یہ غلط کام کر رہے ہیں۔

(138) حجر = بھرے، عقل مند کیلئے۔ حجر بھر رکاوٹ کا ذریعہ بنتا ہے۔

اور یہ (لوگ) کہتے ہیں کہ یہ جانور، کھیت ممنوع ہے۔ ان کا استعمال ہر ایک کیلئے جائز نہیں ہے۔ یہ جانور، کھیت محفوظ ہے۔ جن کو ہم چاہے صرف وہی کھا سکتے ہیں باقی لوگ نہیں کھا سکتے۔ ان لوگوں نے اپنی جاہلانہ شریعت بنالی تھی۔ یہاں ہر جاہلانہ شریعت کے 3 طریقے ہیں:

(1) کھیتوں اور جانوروں کو صرف وہی کھا سکتے ہیں جن کو وہ کھلانا چاہے۔ عام لوگوں کو ممنوع ہے۔ اور وہ لوگ یہ اجازت بتوں کیلئے رکھتے تھے یا بتوں کے خادم یا اُن کے مجاور۔

(2) ایسے جانور جن کی پیٹھیں حرام کر دی گئی۔ مراد اُن پر سواری نہیں کی جا سکتی، سامان نہیں لاد جا سکتا۔ مختلف قسم کے جانوروں کو اپنے بتوں کے نام پر آزاد چھوڑ دیتے تھے اور پھر اُن پر سواری نہیں کی جا سکتی تھی۔

(3) اور کچھ ایسے جانور ہے جن پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔ وہ جانوروں کو ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام نہیں لیتے تھے بلکہ اپنے بتوں کا نام لیتے تھے۔ کچھ کی یہ مراد یہ ہے کہ جب یہ

حج پر جاتے تھے تو جانور کی پیٹھ پر سوار ہوتے ہوئے اللہ کا نام نہیں لیتے تھے۔ انہوں نے ممنوع کر رکھا تھا کہ اس پر اللہ کا نام نہیں لینا بلکہ بُت کا نام لینا ہے۔
عنقریب اللہ اُن کو اس کا بدلہ دیں گے جو یہ کرتے ہیں۔
(دنیا میں بھی ہو سکتا ہے اور آخرت میں بھی)

(139)

اور اُن کا ایک اور عقیدہ بھی تھا کہ جو ان کے جانوروں کے پیٹ میں بچہ ہو کا اُس کو گوشت صرف مرد کھاتے تھے عورتیں نہیں۔ لیکن اگر وہ مُردہ ہو تو پھر وہ سب کھا سکتے ہیں (مرد اور عورت دونوں)۔
ان لوگوں نے خود سے ہی ایسی باتیں بنالی تھی۔ اور یہ تب کے دور میں بھی تھا اور آج کے دور میں بھی ہے۔ اور جو یہ کر رہے ہیں / جو وصف بیان کیا ہے انہوں نے / جو قانون سازی انہوں نے اختیار کر لی ہے اللہ اس کا اُن کو جلد ہی بدلہ دے گا۔
کیونکہ وہ اپنے فیصلوں میں حکیم ہے خبردار ہے۔
اللہ کو اپنے علم و حکمت کی بنا پر جزا و سزا کا اختیار ہے۔ اُس کو کوئی روک نہیں سکتا۔

(140)

وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو قتل کر دیا وہ خسارے میں ہیں
کیوں اولاد کو قتل کرتے ہیں؟ وجوہات
(1) بے وقوفی کی وجہ سے۔ نادانی کی وجہ سے
(2) بغیر علم کے (خسارے میں پڑ گئے اپنی اولاد کو قتل کر کے)
اور یہ بے وقوفی ہے دنیا سے ڈرتے ہیں اللہ سے نہیں۔
اور انہوں نے حرام قرار دیا جو رزق اللہ نے دیا انہوں کو

"جن لوگوں کا دل مسجد کے ساتھ لگا ہوتا ہے اُن کو قیامت کے دن عرش
کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی"۔

زمین کا best ٹکڑا ← مسجد

کہ انہوں نے افتراء کیا اللہ پر۔ جھوٹ باندھا اللہ پر
اور وہ گمراہ ہو گئے اور وہ ہدایت پانے والے نہیں تھے (مہر لگا دی اللہ نے)
مشرکین کو کہا جا رہا ہے یہ سب پیدا تو اللہ نے کیا ہے اور
تم اُن کو اللہ کی مرضی کے خلاف استعمال کر رہے ہو۔ تمہیں اللہ
کا ڈر نہیں لگا؟ یہ آیات ہمیں شرک کرنے سے روکتی
ہیں اور جو مشرکانہ افعال ہم لوگ کرتے ہیں اُن کو خدا
حافظ کہا جائے۔